وہ طبقات یہ ہیں۔

۱۔ ۔۔۔ نسب بعید کو کہتے ہیں، گویا کہ یہ تمام قبائل کا جدِ امجد ہے (۲) دوسرے نمبر پر قبیلہ ہے۔ اس سے آگے مزید شاخیں نکلتی ہیں جیسے ربیعہ اور مضر جو قبیلہ نزار۔ وہ معد اور یہ عدنان سے نکلے ہیں (۳) تیسرے نمبر پر عمارہ ہے، اس میں قبیلہ کی نسبتیں منقسم ہوتی ہیں، اس کی جمع عمائر ہے (۴) چوتھے نمبر پر بطن ہے، یہ وہ ہے جس میں عمارہ کی انساب کی تقسیم ہوتی ہے جیسے بنی عبد مناف اور بنی مخزوم (۵) پانچویں نمبر پر فخذ ہے۔ اس میں بطن کے انساب پھر شاخ در شاخ ہو جاتے ہیں (۶) چھٹے نمبر پر فصیلہ ہے، اس میں بطن کے نسب پھر تقسیم ہو جاتے ہیں۔ ان طبقات کی مزید تفصیل امام سویدی کی سبائک الذہب میں ملاحظہ فرمائیں۔

شاخ در شاخ یہ سب سلسلے ایک ایک امت اور ایک ایک قوم کہلاتے ہیں۔ اس لیے اس امر کا قوی امکان ہے کہ ان میں سے ایک ایک امت اور قوم (طبقہ) میں نبی مبعوث کیے گئے ہوں۔ چونکہ یہ حلقے کافی محدود تھے۔ تقریباً تقریباً ان سب کا دائرہ بھی کنعان (فلسطین) کی سرزمین ہی سے تھی، اب ان حالات میں ایک منظم سازش کے تحت ایک دن میں ان کو اپنے اپنے مقام پر شہید کر دینا عین قرین قیاس بن جاتا ہے۔

بنی اسرائیل۔ بنو اسرائیل کو جب کلدانی گرفتار کر کے لے گئے تھے، اس وقت سے بنی اسرائیل اور "یہودی" ہم معنی ہو کر رہ گئے ہیں۔ ورنہ اس سے پہلے وہ حضرت یعقوب کی اولاد کا نام بنی اسرائیل تھا۔ اور اس کا پھیلاؤ بہت وسیع تھا مگر اس کے باوجود، ان میں "رابطہ" ایک دوسرے سے قائم رہتا تھا۔ یہ ایک تاریخی حقائق ہیں۔

ان تینوں باتوں کو سامنے رکھ کر غور کیا جائے تو پھر اشکال کے لیے گنجائش نہیں رہتی، نبی ہر امت اور قوم میں مبعوث ہوئے، وہ امت اور قوم ایک محدود جماعت ہو سکتی ہے، ایک ملک کو اگر ان تبلیغی دائروں میں تقسیم کر کے انبیاء مبعوث کیے جائیں تو وہ مہم سے بھی کہیں زیادہ ایک ملک میں ہو سکتے ہیں۔

چونکہ ان میں باہمی ربط موجود تھا، اور یہ لوگ انبیاء کے سلسلے میں حد درجہ نافرمان اور سرکش بھی واقع ہوئے تھے۔ اگر اس خیال سے لوگوں نے باہم بیٹھ کر یہ سازش کی ہو کہ ایک ہی دن میں ان انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو ختم کر دیا جائے تاکہ ان میں سے کوئی بھی ایک دوسرے کی مدد کو نہ پہنچ سکے تو ناممکن نہیں ہے اور نہ خلاف قیاس یہ بات معلوم ہوتی ہے۔ الغرض علاقہ